عقل بڑی کہ بھینس؟

رونق جمال
''کائنات''، اسٹریٹ نمبر 9، نیو آدرش نگر، درگ (چھتیس گڑھ)

بچو! مثل مشہور ہے عقل بڑی کے بھینس؟'' آپ کا جواب کیا ہوگا؟

''بھینس!!''

''نہیں بچو!... عقل بڑی ہوتی ہے...!! آؤ آپ کو اِس مثل کے مطابق ایک دلچسپ کہانی سناتا ہوں۔

ایک بہت بڑی حکومت کا ایک دلدار راجہ تھا۔ اُس کی ایک خوبصورت رانی تھی جس سے راجہ بے انتہا پیار کرتا تھا۔ جاڑے کے موسم میں رانی ایک دن نہا کر بال سکھانے کے لیے محل کی چھت پر چلی گئی۔ اُس کے گلے میں ہیروں کا قیمتی ہار تھا۔ بال سکھاتے وقت رانی نے ہار کو اُتار کر گلاب کے خوبصورت گملے میں رکھ دیا اور بال سنوارنے لگی۔ اتنے میں کہیں سے ایک بھوکا کوّا اُڑتا ہوا آیا اور گملے پر بیٹھ کر کائیں کائیں کرنے لگا۔ کائیں کائیں کرتے کرتے کوّے کی نظر ہیروں کے چمکیلے قیمتی ہار پر پڑی۔ کوّے کو لگا کھانے کی کوئی چیز ہے۔ کوّے کو شدّت سے بھوک لگی تھی اس لیے وہ قیمتی ہیرے کے ہار کو چونچ میں لے کر اُڑ گیا اور محل سے دور گندے نالے کے کنارے ایک گھنے نیم کے درخت کی سب سے اونچی ٹہنی پر بیٹھ کر ہیروں کو کھانے کی کوشش کرنے لگا۔ پر لاکھ کوشش کے باوجود وہ ایک ہیرا بھی کھا نہ سکا۔ سخت ہیروں پر چونچ مارتے مارتے اُس کی چونچ درد کرنے لگی تھی۔ اس لیے تھک ہار کر کوّا قیمتی ہیروں کے ہار کو اُسی ٹہنی پر چھوڑ کر اُڑ گیا۔

بال سکھانے کے بعد رانی نے اپنا قیمتی ہار پہننے کے لیے گملے کی طرف ہاتھ بڑھایا، مگر ہار وہاں نہیں تھا۔ قیمتی ہار کو اپنی جگہ پر نہ پا کر رانی بے چین ہوگئی اور محل کی چھت پر ہار کو ہر کونے میں ڈھونڈنے کی کوشش کی۔ ہار غائب ہو چکا تھا اس لیے وہ رونے لگی اور روتے روتے راجہ کے پاس گئی اور بولی میرا ہیروں کا قیمتی ہار گم ہوگیا ہے آپ فوراً پتہ لگائیے۔ راجہ نے رانی کو روتا دیکھ کر سمجھاتے ہوئے کہا پریشان مت ہو رانی۔ رونا بند کرو ہم راجہ ہیں تمھیں دوسرا ہار بنوا دیں گے، لیکن رانی روتے ہوئے بولی نہیں مہاراج مجھے وہی ہار چاہیے وہ میرا پسندیدہ ہار ہے جس سے میں اپنی جان سے زیادہ پیار کرتی ہوں۔ کیونکہ وہ ہار آپ نے مجھے شادی کی پہلی سالگرہ پر تحفے میں دیا تھا۔ یہ سنتے ہی راجہ نے حکم صادر فرما دیا کہ ہیروں کے قیمتی ہار کو فوراً

ڈھونڈا جائے۔ سب نے ڈھونڈا کھوجا، مگر چھت پر تو کیا سارے محل میں بھی ہار نہیں ملا۔ راجہ نے کوتوال کو طلب کیا اور بولا... مجھے ہر حال میں رانی کا وہ ہیروں کا قیمتی ہار چاہیے۔ تمہارے ہوتے ہوئے ہار محل سے کیسے غائب ہوگیا۔ جب تم محل کا خیال نہیں رکھ پاتے تو شہر کا کیا حال ہوگا۔ راجہ کی پھٹکار پا کر کوتوال پریشان ہوگیا اور اُس نے تمام سپاہیوں اور عوام سے کہا کہ رانی کا وہ قیمتی ہیروں کا ہار ڈھونڈ نکالیں۔ کوتوال کے حکم پر سارا شہر اُس قیمتی ہیروں کے ہار کو کھوجنے میں جٹ گیا۔ ادھر رانی نے کھانا پینا چھوڑ دیا تھا اور رو رو کر حال برا کرلیا تھا۔ رانی کی حالت دیکھ کر راجہ دُکھی ہوگیا تھا۔ اس لیے راجہ نے حکومت میں اعلان کروادیا کہ جو کوئی بھی رانی کا قیمتی ہار ڈھونڈ کر لائے گا میں اُسے اپنی آدھی حکومت انعام میں دے دوں گا۔ راجہ کا اعلان سُن کر لالچ میں خاص و عام ہر کوئی ہار کو ڈھونڈے میں لگ گیا۔ ڈھونڈتے ڈھونڈتے دو دن بعد شہر میں افواہ پھیل گئی کہ رانی کا وہ قیمتی ہار شہر کے کنارے گندے نالے میں دکھائی دیا۔ اس افواہ کو سن کر سارا کا سارا شہر نالے کے کنارے پہنچ گیا۔ نالے پر میلے جیسا ماحول بن گیا۔ قیمتی ہار واقعی نالے کے گندے کالے پانی کی سطح پر چمکتا ہوا دکھائی دے رہا تھا، لیکن نالے میں اُس جگہ پانی زیادہ تھا جو کالا اور گندا بھی تھا۔ بدبو بھی بے حساب آرہی تھی۔ کوئی بھی نالے میں چھلانگ لگانے کی ہمت نہیں کررہا تھا۔ اچانک ایک سپاہی نالے میں کود پڑا اور ہیروں کے ہار کو تلاش کرنے لگا، لیکن ہار غائب ہوگیا تھا۔ سپاہی نے بہت تلاش کیا، لیکن وہ قیمتی ہیروں کا ہار اُس بدقسمت سپاہی کو نہیں ملا۔ آخر تھک ہار کر سپاہی نالے سے باہر آگیا۔ کالے گندے کیچڑ سے سپاہی سر سے پیر تک اٹا پڑا تھا۔ اُس کے جسم سے بدبو آرہی تھی۔ اُس کا بدن کھجلا رہا تھا۔ وہ نہانے کے لیے صاف پانی کی تلاش میں بے تحاشہ دوڑنے لگا۔ اب نالے کا پانی ایک بار پھر خاموش ہوگیا تھا اور اپنی رفتار سے بہنے لگا تھا۔ رانی کا وہ قیمتی ہیروں کا ہار پانی کی سطح پر صاف نظر آرہا تھا۔ ہار پر نظر پڑتے ہی کوتوال خود نالے میں کود پڑا۔ کوتوال کو کودتا دیکھ کر بھیڑ میں کھڑے کئی لوگ بھی ہار کو پانے کے لالچ میں نالے میں کود گئے اور ہیروں کے ہار کو تلاش کرنے لگے۔ نالے کے گندے پانی میں اتنے سارے لوگوں کے کود جانے کی وجہ سے بھونچال سا آگیا تھا، لیکن ہیروں کا قیمتی ہار کسی کو بھی نہیں ملا۔ اب ہار کے نالے میں ہونے کی پختہ خبر شہر میں پہنچ گئی تھی اس لیے شہر سے نالے کی جانب بڑے بڑے پہلوان اور عہدیدار بھی آنے لگے تھے جن میں راجہ کے وزیر بھی شامل تھے۔ ہر کوئی نالے کے پاس آتا، کپڑے اتارتا اور نالے کے پانی کی سطح پر قیمتی ہیروں کے ہار کو دیکھتے ہی ہار کو حاصل کرنے کی آرزو میں نالے کے گندے کالے پانی میں چھلانگ لگا دیتا، لیکن ہر چھلانگ لگانے والے کے نالے میں پہنچتے ہی ہار جادوئی انداز میں غائب

ہوجاتا۔ جب کودنے والے کو ہار نہیں ملتا تو وہ مایوس ہوکر نالے سے نکل کر ایک طرف کھڑے ہوکر حسرت سے نالے کی سطح پر نظریں گاڑ دیتا۔ حالانکہ سارے جسم پر نالے کی گندگی اور اُس سے پھوٹتی ہوئی بدبو...لیکن دل میں ہار کو پانے کی حسرت اور لالچ کیونکہ ہار جس کو بھی ملے گا راجہ اُسے آدھی حکومت دینے والا تھا۔ اس لیے کوئی بھی تھکنے اور ہار ماننے کو تیار نہیں تھا۔

راجہ کو پل پل کی خبر مل رہی تھی۔ راجہ بے چین تھا کہ کب کوئی ہار لے کر آتا ہے اور وہ ہار رانی کو دے کر داد پانے میں کامیاب ہوتا ہے۔ جب کافی دیر ہوگئی تو راجہ نے سوچا کیوں نہ میں جا کر نالے میں کود پڑوں اور ہار کو نکال کر لے آؤں۔ اس طرح آدھی حکومت بھی ہاتھ سے جانے سے بچ جائے گی۔ یہ سوچ کر راجہ نالے پر پہنچا۔ قیمتی ہار کو نالے کے پانی کی سطح پر دیکھا تو اُس کا دل خوش ہوگیا اور راجہ ہار کو دبوچنے کے لیے جوش سے بھرا نالے میں کود گیا۔ راجہ کے نالے میں کودتے ہی ہار غائب ہوگیا۔ راجہ نے نالے کا چپہ چپہ چھان مارا، لیکن ہار نالے میں کہیں نہیں تھا۔ راجہ حیرت سے بھرا نالے سے باہر آیا اور خاموش کھڑا نالے کو تکنے لگا۔ چند لمحوں بعد نالے کا پانی ساکت ہوا تو نالے کے گندے پانی کی سطح پر پھر سے ہار چمکنے لگا۔

اُسی وقت قریب کے کسی گاؤں سے سارا واقعہ سُن کر ایک صوفی بزرگ بھی نالے پر آ پہنچے۔ انھوں نے سارا ماجرا راجہ، وزیروں اور کوتوال کی زبانی سنا۔ وہ کچھ پڑھتے ہوئے نالے کے کنارے تک گئے۔ انھیں بھی قیمتی ہار نالے کی سطح پر صاف نظر آیا۔ انھوں نے اِدھر اُدھر گھوم کر ہر پہلو سے ہار کو دیکھا اور اچانک نالے کے کنارے شان سے کھڑے نیم کے بلند قامت پیڑ کو دیکھا جس کے آخری سرے کی ایک ٹہنی پر ہیروں کا قیمتی ہار لٹک رہا تھا۔ سورج نیم کے پیڑ کے سر پر چمک رہا تھا اس لیے اُس قیمتی ہار کا عکس نالے کے پانی میں دکھائی دے رہا تھا۔ صوفی بزرگ نے راجہ کی توجہ اُس ہار کی جانب کرائی تو سارے ہجوم کی نظر اُس ہار پر پڑ گئی۔ اب ہر کوئی پہلے پیڑ پر چڑھ کر ہار کو حاصل کرنا چاہتا تھا۔ سب لوگ پیڑ پر چڑھنے کے لیے جدوجہد کرنے لگے۔ راجہ اکیلے اپنے گھوڑے کے پاس کھڑا تھا وہ مسکرایا اور تیر کمان اُٹھا کر ٹہنی پر نشانہ لگایا راجہ کا نشانہ چوکا نہیں تیر سیدھا ٹہنی کو کاٹتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ ٹہنی کے کٹنے کی وجہ سے ہار نیچے گرنے لگا جسے راجہ نے آگے بڑھ کر دونوں ہاتھوں میں لے لیا۔ صوفی بزرگ کی عقلمندی کی وجہ سے نالے میں چمکنے والے ہار کا راز کھل گیا تھا۔ راجہ کی عقلمندی کی وجہ سے ہار راجہ کے ہی ہاتھ میں آیا اور اُس کی آدھی حکومت کسی اور کے پاس جانے سے بچ گئی!! اب بتاؤ بچو! ہے نا مزیدار کہانی۔!!اور آپ کے یہ بھی سمجھ میں آ گیا ہوگا کہ عقل بڑی کے بھینس بڑی۔!!!

○○